ٹیڑھا درخت

کِسی جنگل میں بہت سے اُونچے اُونچے خوب صُورت درخت تھے ۔ اُن میں سے ایک درخت کا تنا ٹیڑھا تھا اور شاخیں بھی اِدھر اُدھر کو جھاڑ کی طرح پھیلی ہُوئی تِھیں ۔

ٹیڑھا درخت ایک دِن اپنے دِل میں کہنے لگا "جنگل کے دُوسرے درخت کیسے سیدھے اور خُوب صُورت ہیں مگر میں ٹیڑھا ہُوں ۔ کیا اچّھا

ہوتا اگر میں بھی اور درختوں کی طرح سیدھا اور خوب صورت ہوتا۔ اِس ٹیڑھے پن نے میری شکل بگاڑ رکھی ہے۔"

ٹیڑھا درخت اِسی طرح بہت دیر تک اپنی حالت پر افسوس کرتا رہا۔

ابھی زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ ایک بڑھئی اُس جنگل میں آ پہنچا اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے جنگل کے درختوں کو کاٹنے لگا۔ اُس نے اُونچے اور سیدھے درختوں میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑا۔ سب کاٹ ڈالے۔

ٹیڑھے درخت کو دیکھ کر بڑھئی بولا "یہ درخت ہمارے کام کا نہیں ہے۔ اِس میں سے میز، کرسیوں اور دُوسری چیزوں کے لیے تختے نہیں نِکل سکتے۔"

یہ کہہ کر اُس نے ٹیڑھے درخت کو چھوڑ دیا۔

ٹیڑھا درخت دِل میں کہنے لگا "جِس چیز کو میں بُرا سمجھتا تھا، اُسی کی وجہ سے آج میری جان بچ گئی۔

سچ ہے۔ خُدا نے کوئی کام بے مَصلحت نہیں کیا۔